بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

چہ گویم باتو گر آئی۔ چہادر قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۵ | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۱ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۹

ای جہان منتظر خوش باش کامد آن زمان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

Digitized by Khilafat Library

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہیں۔ عام قیمت سالانہ عاؔ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم ۔ ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولش کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکدمے دوری ازاں عالی جناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بد نظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

کوئی دو دن ہوئے کہ الہام ہے جو پہلے غلطی سے درج نہیں ہوا

"بادشاہِ وقت پر جو تیر چلاوے اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے"

۱۹ر جون ۱۹۰۵ء ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہو کر یہیں اسی جگہ باغ میں ان میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا "خدا نے اسکو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں" "اعجاز المسیح" یعنی اسکی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی گویا مبرم تھی مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اسکو خدا نے اچھا کر دیا۔ مبرم تقدیر قابل تبدیل نہیں ہوتی۔ مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت مشابہت رکھتی ہیں اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں ایسی تقدیر ... برکت اور صاحب حال کی کامل توجہ اور اقبال علی اللہ سے ... ہو سکتی ہیں +

ڈائری

القول الطیب

۱۴ر جون ۱۹۰۵ء قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار حاضر خدمت ہوئے۔ چند روز ہوئے قاضی صاحب کی لڑکا چند روز کی عمر پا کر فوت ہو چکا ہے۔ اس پر فرمایا جو بچہ مر جاتا ہے وہ فرط ہے انسان کو عاقبت کیلیے بھی کچھ ذخیرہ چاہیے میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دیسکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ انکو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہانتک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بنجاوے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو۔ لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہانسے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نیت صحیح پیدا کرنی چاہیے ورنہ اولاد ہی عبث ہے دنیا میں ایک بیہودہ رسم چلی آتی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوح کا لڑکا تھا۔ کس کام آیا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان جو اسقدر مرادیں مد نظر رکھتا ہے اگر اسکی حالت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو تو خدا اسکی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں ان میں انسان کو چاہیے کہ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرے +

ایک بیمار اور اسکے علاج کا ذکر تھا۔ فرمایا ہر ایک مرض ... کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مرض ہٹ جاتا ہے۔

ایک مدرسے کے متعلق فنڈ کا تذکرہ تھا فرمایا خدا تعالیٰ سمیع و علیم ہے اس سے دعا کرتے رہو خدا برکت دیگا اس رمز کا سمجھنا ایمانداری ہے +

۱۴ر جون ۱۹۰۵ء - ایک شخص بیمار ملنے کے واسطے آیا اسکے معالجہ کا ذکر تھا فرمایا خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے - میر صاحب کا لڑکا محمد اسحاق سخت بیمار ہو ڈاکٹر نے مایوسی ظاہر کی تھی دعا کی الہام ہوا سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم یہ خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس ڈر نہیں۔ دنیا سرائے فانی ہے اور معمولی موت فوت لگی ہوئی ہے۔ خدا اس کی پرواہ نہیں کرتا لیکن جہاں کوئی ... پڑجاتا ہے اور دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے وہاں تو خدا اپنا قانون بھی بدلدیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے یوں تو مرنا کوئی حرج یا دکھ کی بات نہیں جنکو ہم کہتے ہیں کہ مر گیا ہے وہ دوسرے جہان میں چلا جاتا ہے اور وہ جہان نیک آدمیوں کے لیے بہت عمدہ ہے مگر جہاں کوئی اعتراض دین کے لیے مزاحم ہوتا ہے وہاں خدا تعالےٰ عجائبات ظاہر کرتا ہے دنیوی حکام بھی ایسا کرتے ہیں کہ کسی اہم ملکی ضرورت کیوقت قانون کی بھی پرواہ نہیں کرتے خدا کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس نے دو گھر بنائے ہیں ادھر سے اٹھا کر ادھر آباد کر دیتا ہے۔

طب ماتحت حکم خدا

طب اور معالجات کا تذکرہ تھا۔ فرمایا یہ سب ظنی باتیں ہیں علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے۔ جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایکدفعہ ایک بیمار آیا میں نے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مر جاوے گا تیس سال کے بعد میں نے اسکو زندہ پایا۔ بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے اسی بیماری میں ایک کیواسطے ایک دوا مفید پڑتی ہے اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے جب بڑے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا اور اگر مرض سمجھ میں آجاوے تو پھر علاج نہیں سوجھتا - اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انھوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی نبض دیکھنے کے وقت سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت ھُوَ الشَّافِی لکھنا شروع کیا۔

حضرت کی خدمت میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے پالم یورپ کے ایک انگریز کا خط پڑھ کر سنایا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے اسلام کے ساتھ دلچسپی ہے اور آپکے رسالہ میں جیسی اسلام کی تائید ہے ایسی میں نے کہیں نہیں دیکھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب مدرس انگریزی نے ایک نظم فارسی حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی۔

۱۷ر جون ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ میں بھی تابعین میں سے ہوں کیونکہ ایک جن جسنے زمانہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا میں اس سے ملاقات کی فرمایا اس سے بہتر کشف صحیح ہے جو بیداری کا حکم رکھتا ہے جو لوگ بذریعہ کشف صحیح آنحضرت کی صحبت حاصل کرتے ہیں وہ اصحاب میں سے ہیں +

اخبار دار الامان

۱- حضرت ... باغ میں رہتے ہیں رات کو چونکہ مطابق حدیث نبوی درختوں میں رہنا مضر ہے اسواسطے کھلے میدان میں رات کیواسطے خیمے لگائے ہوئے ہیں - قواعد طبیہ بھی اس حدیث شریف کی تائید کرتے ہیں +

۲- حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طبیعت ۱۵ جون کو بسبب اسہال بہت بیمار ہو گئی تھی اب اللہ کے فضل سے آرام ہے - حالت بیماری میں فرمایا میں موت سے ہرگز نہیں گھبراتا - ایک لطیف مضمون شروع کیا تھا (تفسیر سورۃ نور جسکے نوٹ عنقریب ہدیہ ناظرین ہونگے) جب ضعف زیادہ ہوا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون نا تمام رہا میں کل پڑھا رہا تھا کہ یکدم ضعف کا غلبہ ہو گیا - فرمایا میں نے ایک وصیت اس تکلیف کے وقت میں لکھی ہے جو عربی میں ہے اسکو شائع کر دیا جاوے - فرمایا میرے دلکو ایک بڑا اطمینان ... ہے - قرآن شریف میری غذا ہے -

۳- موسمی حالت یہ ہے گرد و باد کے طوفان آتے ہیں ایکدو بارش ہو کر کچھ گرمی میں افاقہ ہو جاوے تو حضرت شہر کے مکان میں جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

۴- ان ایام میں خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب آگرہ سے آئے آپکے وجود سے یہاں بہت مریضوں کو فائدہ پہنچا اور نیز آپنے مدرسہ کے کلب میں ایک لکچر بزبان انگریزی دیا۔ بابو عبد الرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر لدھیانہ مع قبائل آئے اور تین چار دن رہکر چلے گئے - مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی - حاجی شاہزادہ عبد المجید

مفید اخبار و دلچسپ معاملات

تار خبر از لندن ۵ ؍ جون ۱۹۰۵ء امریکہ میں بذریعہ روسی اور جاپانی سفیروں کے صلح کے لیے کوشش ہو رہی ہے
سرحدی ملا۔ اخبار عام رقمطراز ہے کہ سرحد پر خبر ہے کہ ایک اور ملا نمودار ہوا ہے جو سرحدی اقوام میں اس بات کے پرجوش وعظ کرتا پھرتا ہے کہ مقامی فرقے آپس کے باہمی نفاق کو خیر باد کہکر متفق ہوں اور انگریزوں سے مقابلہ کریں جن کے خلاف میں پراثر وعظ کیے جاتے ہیں انگریزی اخبار خیال کرتا ہے کہ اس کوشش میں کامیابی معلوم۔ اس سے پہلے سرحد پر تین ملا شہرت پا چکے ہیں اور تینوں مٹ چکے ہیں۔ ایک علاقہ سوات و باجور کا دیوانہ یا مستانہ ملا تھا انگریزی فوجکشی کے ایام میں قتل ہو گیا تھا۔ ملا ہڈا کو مہمندیوں کی مستورات نے پتھر مار کر نکال دیا تھا جبکہ ان کے علاقہ پر فوجکشی کی گئی تھی چنانچہ وہ باغستان سے فرار ہو کر افغانستان کو چلا گیا تھا جہاں سے اُسکے فوت ہونے کی خبریں دو مرتبہ سن چکے ہیں۔ تیسرا ملا سید اکبر نام تھا۔ یہ شروع سے آخر تک ایک راز مجسم تھا۔ سرکاری فوجوں نے تیراہ پر چڑھائی کر کے جبکہ ملا سید اکبر کے مکان کو تلاش کیا اور اسمیں عند التلاشی بہت سے خطوط دستیاب ہوئے جو معلوم ہوتا تھا کہ سلطان روم کی گورنمنٹ سے بھیجے گئے تھے اور جنمیں انگریزوں کے خلاف میں امداد کا وعدہ دیا گیا تھا۔ لیکن خود ملا سید اکبر ہاتھ نہ آیا تھا اور اُس کے گم ہونیکی نسبت بھی آفریدیوں میں ایک عجیب روایت مشہور چلی آتی ہے۔ ملا کے پاس بقول ان کے ایک سیاہ رنگ کا قاطر ہے وہ ہوا میں بشکل پرند کے اُڑتا ہے اسی قاطر پر سوار ہو کر ملا انگریزی فوجوں کے ہاتھ سے بچ نکلا ہے۔ اب حال میں جو ملا پیدا ہوا ہے اسکی کیفیت ظاہر نہیں کی گئی ہے اور اسکا نام بھی نہیں بتلایا جاتا ہے +

گورنمنٹ کو بیخوف رہنا چاہیے۔ کوئی ملا اس کے مقابلہ میں ممکن نہیں کہ ٹھہر سکے اول تو اسوجہ سے کہ خود ملا اور اسکی فوج اتنی بڑی گورنمنٹ کے مقابلہ میں شے ہی کیا ہے دوسرا بڑی بات یہ ہے کہ ان ملاؤں کی یہ حرکت خود ان کے مذہب یعنی شریعت اسلام کے مطابق ایک جہالت کا فعل ہے خدا نے اپنے رسول کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ اسلام میں اب کوئی جہاد جائز نہیں اور جو شخص جہاد کو اُٹھے گا وہ یقیناً شکست اُٹھائے گا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

تار خبر از لندن مورخہ ۷ ؍ جون ۱۹۰۵ء۔ بیڑہ بالٹک کے چودہ ہزار آدمی مر گئے چار ہزار چھ سو قید ہوئے اور تین ہزار بھاگ گئے۔ کسقدر تباہی ہے

" ۸ ؍ جون ۱۹۰۵ء روس نے دریافت کیا ہے کہ جاپان کن شرائط پر صلح کرتا ہے۔

" تاروے کا ملک سلطنت سویڈن سے بالکل آزاد ہو گیا ہے سلطان سویڈن ناراض ہے اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ۔

" ۹ ؍ جون سنہ زار روس نے شرائط صلح کو سُننا پسند کیا ہے کیوں نہ ہو ضرورت ہی ایسی آپڑی ہے

ریاست اندور کے پولیس کے کپتان نے ۱۲۵ ڈاکوؤں کے خوفناک گروہ کو گرفتار کیا جو برات کو لوٹنے میں مصروف تھے۔

زلزلہ نے البانیا میں سقوطری کو برباد کر دیا ہے۔ ایکسو آدمی ہلاک اور اڑھائی سو زخمی ہوئے۔

زلزلہ کے دھکے شمالہ میں ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں ۲۳ مئی کی شام اور ۲۹ ؍ کی صبح کو جھٹکا محسوس ہوا۔

فوری موت طاعون کا ایک افسوسناک واقعہ کانپور میں ہوا ایک لڑکی اپنے باپ کے ساتھ جا رہی تھی کہ چلتے چلتے گر پڑی اور مر گئی۔ ڈاکٹروں نے طاعون ہی تجویز کیا ہے باپ نے بیان کیا ہے کہ وہ پہلے سے کچھ بیمار نہ تھی۔

ژالہ باری۔ ۲ ؍ جون رات کے قریباً آٹھ بجے نورپور اور موضع جوالی ضلع کانگڑہ تک نہایت زور سے ژالہ باری ہوئی کہ تین چھٹانک سے چھ چھٹانک تک گولا پڑا۔ اور موضع جوالی میں قریباً دو ہزار روپیہ کے چھپروں وغیرہ کا نقصان ہوا

(اخبار عالم)

آندھی۔ ۲۵ مئی کی رات کو آٹھ بجے چھپرا میں بڑے زور سے آندھی کا طوفان آیا۔ پانی بھی نہایت تیزی سے برسا۔ اولے بھی خوب پڑے۔ بہرحال قیامت کا سامنا ہو گیا تھا۔ آندھی کے جھونکے ۱۵ منٹ تک آتے رہے سینکڑوں چھپر اُڑ گئے ہزاروں پرند مر گئے۔ آم اور لیچی کی فصل کا ستیاناس ہو گیا کسان فصل کے نہ ہونے سے سخت پریشانی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں نہیں معلوم ایشور کو کیا منظور ہے۔ (اخبار عام)

ایشور کو یہ منظور ہے کہ لوگ بدی چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور سیدھے راہ پر آجائیں۔ (ایڈیٹر)

تار خبر لنڈن ۱۲ ؍ جون۔ زار روس نے صلح کے متعلق گفتگو کرنیکے واسطے کمیٹی کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔

مراکو میں جرمنی نے بعض تجارتی حقوق حاصل کیے ہیں اور سلطان کو تسلی دی ہے کہ فرانس تمہارے حق میں کچھ بدی نہ چاہیگا تو ہم سمجھ لینگے

مسلمان ہو گئے سکندرآباد ضلع بلند شہر میں دو نوجوان برہمن آریہ جو سنسکرت کے فاضل ہیں برضا و رغبت خود مسلمان ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ استقامت دے۔

تار خبر از لنڈن ۱۲ جون ۱۹۰۵ء۔ وزیر سلطنت یونان کو ایک شخص نے ملاقات کے وقت ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے چھری سے قتل کر دیا۔

خدیو مصر لنڈن پہونچ گئے۔

۹ ؍ جون کو وزیریوں نے ضلع کوہاٹ میں ڈاکہ مارا ایک سپاہی قتل اور دو مجروح ہوئے۔

۸ ؍ جون کو شاہ ایران روس کو روانہ ہوئے۔

شہر باکو میں ایک اسلامی کالج کھولا گیا۔

جنگ میں اب تک چار لاکھ روسی مر چکے ہیں

روس نے منظور کیا ہے کہ صلح کے شرائط کے واسطے کمیٹی بیٹھے بشرطیکہ جاپان خواہش رکھتا ہے +

تار خبر از لنڈن ۱۴ ؍ جون ۱۹۰۵ء۔ جاپان پسند نہیں کرتا کہ صلح کی کمیٹی یورپ میں ہو۔ روس نے مان لیا ہے کہ اچھا امریکہ ہی میں کمیٹی ہو۔ شہر واشنگٹن میں کمیٹی بیٹھے گی۔

روسی اخبار زور دیتے ہیں کہ اصل میں جاپان کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔

" شہر ماسکو میں انجینیر لوگوں نے کانفرنس کے کام بند کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے زار نے منظور کیا ہے کہ ان کی بات سُنے۔

" مراکو کے متعلق کانفرنس میں ہونا آسٹریلیا اٹلی اور امریکہ نے منظور کیا

" ولایت کے شہر مانچسٹر میں ایک واقعہ طاعون ہوا۔ ایک سمندری باورچی مر گیا۔ بوعزا ایرز سے براہ ہمبرگ آیا تھا۔

" ۱۷ ؍ جون ۱۹۰۵ء یہ تجویز ہو رہی ہے کہ مشرق میں روسی اور جاپانی افسر ملا کر واشنگٹن کی کانفرنس کیواسطے بنیاد رکھیں

" صلح کی کمیٹی میں روسیوں کی طرف سے گونٹ نیلی ڈووٹ اور جاپانیوں کیطرف سے مارکوئیس آئی ٹو غالباً مقرر ہونگے۔

" وزیر فرانس نے مراکو کے متعلق کانفرنس ہونیکا اقرار کیا۔ انگریز یقین دلاتے ہیں کہ کچھ پیچیدگی پیدا نہ ہوگی۔ آج بیجنگ کا نفرنس ہونے دیں۔

" فرانس اپنی سرحد کو مضبوط کر رہا ہے۔ فوجی افسروں کی رخصتیں روک دی گئیں +

طاعون دابۃ الارض ہے۔ ولایت سے ایک فاضل ڈاکٹر کرٹین صاحب طاعون کے متعلق تحقیقات کرنے کے واسطے ہندوستان آئے تھے۔ بہت شہروں میں پھر کر اور بہت محنت کے بعد وہ انگلستان کو واپس گئے اور کمیٹی کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کی ہے جس میں بڑے بڑے فاضل ڈاکٹر موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ طاعون ایک زمینی کیڑہ ہے اور مٹی میں بہت رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ گاؤں جہاں مکانات مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں زیادہ تر طاعون زدہ ہوتے ہیں بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲ میں دیکھو

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم دو خط درج کرتے ہیں جنمیں سے ایک انگلینڈ سے آیا ہے اور دوسرا نیوزیلینڈ سے آیا ہے۔ ان میں سے ایک خط تو اُس عورت کا ہے جو ریویو کو پڑھ کر مسلمان ہونیکو تیار ہے اور دوسرا اُس نومسلم انگریز کی طرفسے ہے جو کچھ عرصہ ہوا قادیان بھی آیا تھا۔

مونٹ سنٹ پنڈلٹن مانچسٹر۔ انگلینڈ

۱۴ر فروری ۱۹۰۵ء

پیارے دوست! آپ کا ارسال کردہ ایک پچھلا پرچہ میگزین یعنی . . . جلد دوم کا دسواں نمبر پہنچگیا ہے جسکی بابت آپنے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ میں نے اس رسالہ کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے۔ مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق مختلف طرفوں میں بہت سی نظریں انتظار میں ہیں۔ مینے رسل کی کتاب ملینیں ڈان کی چھ جلدیں پڑھی ہیں اور انکو یہاں بہت سے جلسوں میں حاضر بھی ہوتی رہی ہوں اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ خود رسل امریکہ سے یہاں پر لیکچر دینے کے لیے آیا تھا اور اس شہر میں ایک کیتھولک اپاسٹولک نام کا گرجا ہے جسکے پیرو کہتے ہیں کہ مسیح کسی نہ کسیوقت ہمارے گرجے میں اُتریگا اور وہ اسبات کے لیے بہت سی علامات بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسیح پانچ طریقوں سے آئیگا۔ حاصل کلام یہ کہ تمام لوگ آمد مسیح کے خواہاں ہیں کچھ تو اسکی انتظار میں ہیں اور دوسرے اس موجودہ وقت میں اُسکا زمین پر موجود ہونا یقین رکھتے ہیں۔ میں خیال کرتی ہوں کہ مسیح زمین پر ضرور موجود ہے نہ صرف ایک روحانی موجودگی بلکہ ایک جسمانی موجودگی میں بھی یعنی وہی روح ایک اور جسم میں حلول کر آئی ہے۔ میں اب تک نہیں جانتی تھی کہ رمضان میں کسوف و خسوف کب واقع ہوا ہے میں پھر صفحہ ۳۶۹ میں دیکھتی اور پڑھتی ہوں کہ کسوف و خسوف ۱۸۹۴ء میں واقع ہو چکا۔ اور زمانہ کی تاریخ پہلے جو نظارے دکھا چکی ہے وہی نظارے اب پھر دکھاتی ہے۔

گذشتہ ہفتہ میں یہاں ڈاکٹر پیبلز نے جسکی عمر ۸۴ برس کی ہے دنیا کے گرد پانچویں سفر کے متعلق لیکچر دیا اور اب وہ اپنے وطن کمبیل گیگ میں ماہ حال کی ۲۶ تاریخ کو جائے گا۔ گذشتہ ہفتہ میں اُسنے "ہندوستان میں سفر" کے متعلق لیکچر دیا

کیا آپ اس شخصکو جانتے ہیں؟

مینے اوپر کہا ہے کہ تاریخ کی سنت ہمیشہ رہی ہے دیکھو کسطرح خدا کے رسول بسبب مخالفت کے تکلیف اُٹھاتے تھے کسی نے کہا ہے کہ "بہتر ہے انسان جلد مان جانے والا بجائے بہ نسبت اس کے کہ ایک بڑی سچائی کا انکار کرے"۔ میں نے ریویو آف ریلیجنز کے چند رسالے دوستوں کو بھیجے ہیں۔ ایک بڈھی صاحبہ نے جو میو میسوٹا میں رہتی ہیں مجھے پچھلے ہفتہ میں خط کے ذریعہ پوچھا ہے کہ ہندوستان میں مسیح موعود کون شخص ہے اسکی تحریر بڑی عمدہ ہے۔ میں یقین کرتی ہوں کہ مذہب عیسائی ایمان کی حدود سے بہت دور جا پڑا ہے۔ یہ یقیناً عیسائیوں اور مسلمانوں کے لیے آزمائش کا زمانہ ہے اور میں اسبات سے خوش ہوں کہ قاتل اور خونریز مہدی کا غلط خیال رد کیا جا رہا ہے۔

میں مرہم عیسیٰ کے متعلق پڑھ کر خوش ہوں لیکن ان بنی اسرائیل کی گمشدہ دس قوموں میں حضرت عیسیٰ کی بابت حیران ہوں۔ یہاں ایسے گروہ ہیں جو انگریزوں کو اُن دس گمشدہ قوموں میں سے ایک قوم خیال کرتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب احمدیہ فرقہ کے بانی ہیں؟ اور کیا کتاب براہین احمدیہ انہی کی پہلی تصنیف ہے؟

پیارے دوست! اب میرے دو ہفتوں کا خط لکھا ہوا آپ کو ملیگا میں نے چاہا کہ میں اس نمبر کو پڑھنے کے بعد آپ کو پھر خط لکھوں کاش کہ مجھے آپ کے پاس پہونچنا نصیب ہو۔

مسیح کے مقاصد میں جو نیکی کے مقاصد ہیں میں ساعی میں ہوں۔

آپ کی مخلصہ۔ ایس۔ این۔ بج وے۔

اک لینڈ

نیوزیلینڈ۔ مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۰۵ء

میرے پیارے بھائی محمد علی صاحب! مجھے آپکی چٹھی مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء معہ میگزین نمبرا۔۲ جلد ۴ کے ملی آپ کی تمام ہدایات و نشانات میرے لیے بڑی دلچسپی رکھنے والے تھے۔ ان جن جن مضامین پر آپنے قلم اُٹھایا ہے میں پڑھ کر بہت خوش ہوا خاص کر کے رسم پردہ۔ اور مسلم ریفارمر نماز پر۔ اشاعت اسلام کے متعلق آپ نے مسلمانوں کی بے پروائی پر بہت زور دیا ہے۔ مینے بھی یہ حالت دیکھی تھی جب کہ میں ہندوستان میں آیا ہوا تھا۔ بمبئی اور مدراس میں میں نے عام طور سے کہدیا تھا کہ میں اسلامی واعظ بننا چاہتا ہوں مگر ان آدمیوں نے جنکو کہ چاہیے تھا کہ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھتے اور مجکو کھینچ لیتے اس موقعہ کو ضائع کر دیا جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں ڈالدیا تھا اور یہ میری دلی خواہش تھی تاہم ہندوستان میں میرا سفر رائگاں نہ گیا اور مینے اس مقصد اور مدعا کو پالیا۔ یعنی میں ایسی قوم کی تلاش میں تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیرو ہے اور جو اپنے آپکو احمدی مسلمان کہتی ہے۔ یہی خواہش مینے اپنے احمدی قادیانی بھائیوں کے سامنے بھی ظاہر کی تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ جس کے میں پیچھے لگا ہوا تھا وہ آخر مجھے ملگیا یعنی تم اور تمھارا امام۔ میری یہ خواہش میرے ان سرٹیفکیٹوں میں بھی درج تھی جنپر بہت سے مسلمانوں کے دستخط ثبت تھے۔ جو مجھپر کامل طور سے یقین رکھتے تھے۔ میں اسوقت کو یاد کر کے جب کہ مینے اللہ کی مدد سے ہندوستان کا سفر کیا اندر ہی اندر میں خوش ہوتا ہوں۔ اور روحانی طور سے اُن لوگوں سے ملاقات کرتا ہوں جنھوں نے خدا کے لیے اور اس رسول کے لیے میرے ساتھ برادرانہ محبت اور اُلفت ظاہر کی اور اپنے عمدہ خیالات سے مجھے مستفید کیا۔ وقت یا فاصلہ ان لوگوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا جو کہ روحانی طور سے سفر کر سکتے ہیں اور کامل زہد کے ساتھ فرشتوں سے کلام کر سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالے کا شکر ہے جسنے یہ نعمت مجکو عطا فرمائی ہے میں اکثر اپنے آپ کو آپ لوگوں میں ہی پاتا ہوں۔ اور سب کچھ بچشم حقیقت دیکھتا ہوں جو کہ ہمارے بیت المقدس قادیان میں گذر رہا ہے اور جہاں کہ ہمارا آقا اور اُستاد رہتا ہے۔

میں دلی خواہشمند ہوں کہ جسمانی طور سے آپکو ملوں اور اُس ہدیہ کو قبول کر لوں جو کہ ایک احمدی بھائی نے پیش کیا تھا کہ کم سے کم دو سال قادیان میں قیام کرنا ضروری ہے تاکہ مسیح موعود کی خدمت میں رہ کر وہ تمام علوم مجھے حاصل ہو جائیں جن کے لیے میری روح ازبس خواہشمند ہے۔ میں آگے آگے سفر کر رہا ہوں اور دنیا کے اس حصہ میں پہنچ گیا ہوں جہاں کہ میں تین ہفتہ سے مقیم ہوں۔ ۱۲ر جنوری ۱۹۰۵ء کو میں اپنی زاد بوم۔ ملبورن سے روانہ ہوا۔ یہاں تک تو آپ کی خط و کتابت مجھے ملتی رہی ہے اور اس عرصہ میں میں نئی خبریں آپ سے سنتا رہا ہوں۔

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب میں آگے ہی آگے سفر کرتا جاوں گا اور انجام کار اگر امریکہ ہی میرے کام کا مرکز بنگیا جیسا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ

یہ ضرور ہے گا تو میں ان آدمیوں سے جو ضرور رشتہ اتحاد کر لوں گا جو آپ کی چھٹی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں مسلمان ہیں۔

اور اگر مجھے یہاں رہنے کا زیادہ اتفاق ہو گیا تو میگزین کی اشاعت ہر طرح سے کروں گا اور آپکی امید بر آجائے گی۔ کیونکہ مینے اپنی کوششیں ایسے کاموں کے لیے وقف کر دی ہیں

اب میں اس چٹھی کو ختم کرتا ہوں اور بہت بہت محبت والے سلاموں سے بند کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی زندگی میں پھر ملنے کا اتفاق بنا وے اور میری طرف سے نیاز مندانہ سلام میرے آقا مرزا غلام احمدؑ کی خدمت میں پہنچا دیں اور انکو یقین دلا دیں کہ میں ہمیشہ کے لیے آپ کا اور آپکے مقصد کا جاں نثار رہوں۔ اور ان تمام بھائیوں کا بھی جاں نثار ہوں جو اسیر ایمان لائے اور جن کی تمام امیدیں اسیر لگی ہوئی ہیں جیسے کہ میرے بھائی کی۔

آپ کا محب - چارلس - فرانسس - سورایت

محمدؐ عبد الحق - معرفت جنرل پوسٹ آفس انگلینڈ

دوسری چٹھی

میرے پیارے بھائی - ایک ہفتہ گذرا ہے کہ مینے ایک چٹھی آپ کی طرف روانہ کی تھی - اور اب مینے مناسب سمجھا ہے کہ میں اپنا فوٹو بھی روانہ کروں حضرت مرزا صاحب کی نذر کی لیے اور اپنی یادگار کے طور پر جب سے مینے قادیان کو دیکھا ہے میری روح کو ایک کامل اطمینان حاصل ہو گیا ہے - اس موقع پر میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میں اپنے آقا مسیح موعود کی تعلیم کی اشاعت کے لیے بہت ہی خواہشمند ہوں - اور اگر ضروری اخراجات ہاتھ آجاتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے فوراً امریکہ روانہ ہو جاؤں گا - اور وہاں حضرت مرزا غلام احمدؑ کی تعلیم کی اسی طرح اشاعت کروں گا جس طرح کہ میں نے اس مشن کے کام کو نبھایا ہے جس کے لیے میں ۲۴ - ۳ - ۱۹۰۳ میں ہندوستان آیا تھا۔ ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۳ مجھے مل گیا ہے - جس کے آخری صفحہ میں الدعوۃ کو مینے بخوبی پڑھا ہے اور جو کہ میں یقین کرتا ہوں کہ طاعون کی کثرت اور زلزلہ کی آمد سے پوری ہو گئی - مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے آقا نامدار کے تمام پیرو خوش ہو لگے اور خوشی کرینگے

اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی سچائی کو تمام لوگو نپر ظاہر کر دینگے - اور میں اپنے طور پر فجی اور دوسری جگہو نمیں اس خبر کی اشاعت کر رہا ہوں اور اگر میں یہاں سے سین فرینسسکو کو روانہ ہو گیا تو دخانی جہاز رستہ میں فجی اور سینڈ وچ جزیروں پر ٹھہرتے ہیں اور میں وہاں احمدی فرقہ کے اسوہ حسنہ پر اور مسیح موعود پر لیکچر دوں گا۔

اگر اللہ تعالیٰ تمام ضروری اخراجات بہم پہنچا دیگا تو میں فوراً اس کے نام کی خاطر اور اپنے قادیانی بھائیوں کے مقاصد کی خاطر سفر اختیار کر لوں گا جن کو میں دوبارہ اپنا سلام کہتا ہوں - اور اسلام میں ان کا ایک جاں نثار ہوں۔

مہربانی کر کے میرے فوٹو گراف کی رسید ارسال فرماویں جو کہ مینے اس خط کے ساتھ روانہ کیا ہے میری بہن بھی اسلام کی طرف رجوع رکھتی ہے۔

سورا ایت

محمدؐ عبد الحق

ریویو

اردو اخبار لاہور کا ۵ جون ۱۹۰۵ء کا جو پرچہ ہمارے پاس پہنچا ہے اسمیں اخبار مذکور عمدہ بڑے سائز کے کاغذ پر خوشخط عبارت میں اخبار اور مضامین کا مجموعہ لیکر پبلک کے سامنے پیش ہوا ہے - ہم اپنے ہمعصر کو اس ترقی پر مبارکباد کہتے ہیں۔

انوار اللہ نام کی ایک کتاب ۳۰۳ صفحہ کی سلسلہ احمدیہ کی تائید میں حیدرآباد دکن کی جماعت احمدیہ نے چھاپ کر مفت تقسیم کی ہے کوئی شخص محمد انوار اللہ نام حیدرآباد میں ہیں وہ اس کتاب کی تصنیف کا باعث ہوئے ہیں - مولوی انوار اللہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں حصہ لینے کے لیے ایک کتاب انوار الحق نام لکھی تھی - گو ان کی کتاب ہم قابل نہ تھی کہ اسکی طرف چنداں توجہ کی جاتی تاہم مولوی میر محمد سعید صاحب نے اپنے ہموطن لوگوں کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب سمجھا کہ اس تحریک سے حق و حکمت کی باتیں لوگوں کے کانوں تک پہونچا دیں شاید کوئی خوش نصیب پاک روح فائدہ اٹھاوے ... سلسلہ کو پہچانے۔

میر صاحب موصوف نے نہایت خوش اسلوبی سے سلیس اردو عبارت میں تمام ضروری مسائل پر بحث کی ہے

اور مخالفین کے ہر ایک اعتراض کو دلائل قویہ اور نصوص بینہ کے ساتھ ایسا رد کیا ہے کہ اگر تعصب اور غفلت کے حجاب درمیان نہوں تو سارے دکن کے واسطے آپ کا صرف یہی ایک ہدیہ موجب ہدایت ہونیکے لیے کافی ہے میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف ایسی کھلی باتیں دیکھ کر بھی دشمنی پر اڑے ہوئے رہیں کیا انکو یقین ہو گیا ہے کہ ان کے لیے جہنم میں کوئی جگہ نہیں یا کیا ان کے پاس کوئی خدا کا وعدہ ہے کہ وہ جو چاہیں کریں ضرور بہشت میں داخل ہو جائیں گے - اسجگہ ہم مخالف مولوی کا ایک اعتراض اور جناب میر صاحب موصوف کے جواب کو بطور نمونہ کتاب ہذا صفحہ ۱۱۱ سے درج کرتے ہیں۔

قولہ مرزا صاحب جو ہندوستان کے پادریوں کو دجال قرار دیتے ہیں تو ان کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ اس فتنہ کا ظہور ہندوستان میں ہوگا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی حدیث سے ثابت ہو سکے کہ دجال ہندوستان سے نکلے گا۔

اقول حدیث سنیے الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما هو واوما بیدہ الی المشرق رواہ مسلم وفی حاشیۃ المشکوۃ اے بل الذی علم کونہ قبل المشرق وھذا معنی نفی الاولین واثبات الثالث - لمعات ایضاً فیہا وقولہ ما ھو قیل زائدۃ ولیست بنافیہ ای یدخل من قبل المشرق ھو الی اخر حاشیۃ المشکوۃ - ترجمہ - خبردار ہو جاؤ تحقیق کہ وہ دجال کیا بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے ہے اور دست مبارک سے اشارہ فرمایا حضرت نے مشرق کیطرف روایت کیا اسکو مسلم نے - حاشیہ مشکوۃ میں لکھا ہے کہ اے بلکہ وہ امر کہ معلوم ہوا ہے ہونا اس دجال کا مشرق کی طرف ہے اور خود آپنے بھی بصفحہ ۱۴۱ - اسکو نقل کیا ہے اور یہی معنی ہیں اول دو شقوں کے نفی کرنے اور شق سوم کے ثابت کرنے کے لمعات سے لکھا گیا ہے اسمیں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ما حدیث میں زائدہ ہے نافیہ نہیں یعنی وہ مشرق کیطرف سے داخل ہوگا آخر حاشیہ تک مشکوۃ کے۔

دیکھیے اس حدیث سے صاف دجال کا مشرق میں ہونا ثابت ہوا جو یہی ہندوستان ہے اور آپ کی بیخبری بھی علم حدیث سے اور خود اپنے بیان مندرجہ صفحہ ۱۲ سے معلوم ہو گئی اور حدیث ثوبان سے بھی جو نسائی نے باب غزوۃ الہند میں روایت کی اور احمد و ضیا نے ثوبان سے جس سے یہ بھی استدلال ہوتا ہے کہ عیسیٰ موعود بھی ہند میں ہونگے کیونکہ امام نسائی نے باب غزوہ ہند میں دونوں گروہوں کا ذکر کیا اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گروہ جماعت عیسیٰ موعود کو قسیم گردانا جماعت اولی غازیان ہند کا

اور مقسم ان دونوں گروہوں کا وہی باب غزوۃ الہند ہے ظاہر ہے کہ ہر ایک قسیم اپنے مقسم میں داخل ہوتا ہے فرق ہے تو اسقدر ہے کہ گروہ اول سیفی و سنانی غزوہ کریگا اور اگر وہ دوم قلمی و لسانی اور اس استدلال کی دوسری حدیثیں مؤید موجود ہیں تو پھر اسکو خارج از ہند قرار دینا کیا ضرور ہے اور حضرت عیسی کو حضرت آدم سے ایک قسم کی مناسبت بھی ہے کما قال اللہ تعالی ان مثل عیسی عند اللہ کمثل ادم پ ۳ ع ۱۴۔ اور چونکہ حضرت آدم سرزمین ہند میں پیدا ہوئے پس مثیل مثیل یعنی حضرت عیسی موعود کو بھی ملک ہند سے ایک قسم کی مناسبت عقلی بھی پیدا ہو گئی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس کو یہ الہام بھی ہوا ہے جو اپنے اور اور معارف کے ساتھ اسباب پر بھی لطیف دلالت کرتا ہے الہام یہ ہے کہ انی اردت ان استخلف فخلقت ادم اور کما قال ولنعم ما قیل ۔ کانت لآدم ارض الہند منہبطا وفیہ نور رسول اللہ مشغول ۔ من ہہنا مستبین ان مہدینا ۔ مہند من سیوف اللہ مسلول ۔

آریہ سماج کی اندرونی حالت

کے متعلق

آریوں کی اپنی تحریری شہادتیں

منقول از جیون تت لاہور

(۱) جالندھر کے آریہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مہاشے کانشی رام ناتھ جی - بی - اے - ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۲ جنوری میں لکھتے ہیں۔

"اسوقت آریہ سماج اپنے اُدیش کو بھول کر مت متانتروں کے جھگڑوں میں پھنس رہی ہے۔ آریہ سماج کے اخبارونکو مطالعہ کرو - تمام مذہبوں اور ان کے ہادیوں کے برخلاف حملات اُن میں پاؤ گے"۔ پھر لکھا ہے۔

"آریہ سماج کے بہت سے لوگ اور کئی لیڈر بھی جو انگریزی تعلیم کی وجہ سے عیسائیوں کے اُنتالیس ایمان کی باتوں سے واقف ہیں اور آریہ زمانے کے دھارمک لٹریچر سے بے خبر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہماری بھی ایمان کی باتیں ہونی چاہییں جنہیں ہر چہ دلیل آرد کافر گردد" کا رنید کیا جاوے" اس اقتباس میں جلی حروف ہمنے کیے ہیں۔

(۲) مسئلہ مسائل کی تو یہ حالت ہے۔ اب عملی حالت پر آیئے چنانچہ اسی پرچہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جلاس منعقدہ

۲۷ - مئی ۱۹۰۵ء کی جو کارروائی مشتہر ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے روبرو سات پرتی ندھیوں نے کہ جن کا نام ظاہر نہیں کیا گیا مگر جو آریہ سماجوں کی طرف سے منتخب اشخاص ہوتے ہیں لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پر مندرجہ ذیل الزام لگائے۔

(۱) لالہ منشی رام صاحب کسی ایسے معاملہ میں اعتبار کیے جانے کے لائق نہیں ہیں کہ جس میں کسی ایسے پبلک فنڈ یا روپیہ کے خرچ و بندوبست کا تعلق ہو کہ جو خیراتی یا دیگر پبلک اغراض و مقاصد کے لیے اکٹھا کیا یا لگایا گیا ہو - مثلاً انھوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا چودہ ہزار روپیہ غبن کر لیا ہو۔

(۲) لالہ منشی رام صاحب کسی دھارمک سوسائٹی میں کسی اعتبار اور ذمہ واری کے منصب معزز کیے جانیکے قابل انسان نہیں ہیں - کیونکہ انھیں یہ عادت ہے کہ جو معزز لوگ انکے مخالف ہوں انھیں نقصان پہونچانے کی نیت سے یا اور طرح پر انھیں ستانے اور اسطور پر پبلک کی نظر میں انھیں حقیر بنانے کی غرض سے اُن پر جھوٹے اتہام گھڑنے یا تیار کرتے ہیں - مثلاً (۱) منشی طوطا رام (یا توتا رام) کے خلاف الزامات (۲) ماسٹر سندر سنگھ بی - اے کے خلاف (۳) پنڈت رام بھجدت بی - اے کے خلاف (۴) پنڈت دولت رام کے خلاف (۵) برہمچاری نیتا نند کے خلاف (۶) سوامی درشنانند کے خلاف۔

اسپر سترہ معزز آریہ سماجیوں کی کہ جنمیں لالہ جیونداس صاحب لالہ رلا رام صاحب رائے ٹھاکر دت صاحب جیسے مشہور آریہ لیڈر اور سابق پردھان شامل تھے - یہ رائے تھی کہ ان الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہیے مگر چوالیس آریہ پرتی ندھیوں نے کہ جنمیں لالہ روشن لال بیرسٹر - لالہ کشن و کانشی رام وہنتہ جیمنی صاحب وکلاء وغیرہ شامل تھے یہ رائے دی کہ ایسی کمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ نہیں پایا جاتا کہ کسی نے اس بارے میں کچھ کہا ہو کہ پھر اُن سات مستغیثوں کے متعلق کہ جو اسی آریہ پارٹی اور اسی آریہ مذہب کے پیرو ہیں کیا کارروائی کی جاوے۔ پنڈت رام بھجدت صاحب بی - اے وکیل سابق پردھان اور ڈاکٹر پرمانند صاحب موجودہ اُپ پردھان بھی اس سبھا میں موجود تھے مگر انھوں نے اور تین اور صاحبوں نے اسبارے میں کچھ رائے نہیں دی ۔

مذکورہ بالا حالات سے بیشک یہ نتیجہ نکالا غلط ہوگا کہ لالہ منشی رام صاحب پر ان کے ہم مذہب مخالفوں نے

جو الزام لگائے ہیں وہ ضرور سچے یا ضرور جھوٹے ہیں اور نہ ہی ہم ان کے متعلق ان حالات سے اپنی کوئی رائے ظاہر کر سکتے ہیں - مگر ان حالات سے مندرجہ ذیل نتیجے ضرور نکل سکتے ہیں ۔ یعنی

اول - اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری ہیں تو (۱) تو وہ سات آریہ پرتی ندھی یعنی چیدہ آریہ سماجی ضرور جھوٹے الزامات لگانے والے شخص ہیں (۲) لالہ منشی رام صاحب نے نصف درجن مشہور آریہ سماجیوں کے خلاف کہ جن کے نام الزام نمبر ۲ میں دیے گئے ہیں یا تو کوئی الزام نہیں لگائے اور یہ محض اُن سات آریہ پرتی ندھیوں کی گھڑنت ہے - یا جو الزام لالہ منشی رام جی نے اُن کے بارے میں لگائے ہیں وہ بالکل درست اور سچے ہیں - تو پھر آریہ لیڈروں کی عملی زندگی پر حرف آتا ہے۔

دوم - اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری نہیں اور ان کے متعلق ان کے ہم فرقہ و ہم مذہب لوگوں کے الزامات واقعی کوئی بنیاد رکھتے ہیں تو آریہ سماج کے ایک "ویدی جنیہ" "مہاتما" کی یہ کارروائی جیسی کچھ ہے وہ زیادہ بیان اور تشریح کی محتاج نہیں بہرحال الزام لگانے والوں یا ملزموں دونو میں سے کسی طرف خرابی ضرور ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ تحقیقات کے لیے کمیٹی مقرر نہ کی گئی ورنہ پبلک شک نہ رہتی اور ایک پارٹی ضرور سرخرو ہو جاتی ؟

کیا آریہ سماج کی ذہنی اور اخلاقی حالت کے اسقدر پست ہونے پر یہ زیادہ مناسب نہیں کہ اُسکے لیڈر اور پیرو وید دھرم کی خیالی عظمت اور آریہ سماج اور اُسکے بانی کی جھوٹی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملانے اور دیگر مذاہب کے لوگوں اور جماعتوں پر بے دلیل حملے کرتے رہنے بجائے اپنی سماج کی اندرونی حالت کو بغور دیکھنے کیطرف متوجہ ہوں اور اعلی زندگی اور دھرم کو ایکطرف رکھکر صرف خشک مسائل مسائل اور وید اور دیش اُنتی کی ڈھکوسلے بازی کی پالیسی کو بنیاد بنا کر آج سے قریباً تیس برس پہلے سے آریہ سماج نے جو کام شروع کیا ہے - اور اُس سے اس عرصہ کے اندر مذکورہ بالا قسم کے جو افسوسناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں اُنپر وچار کر کے آیندہ کے لیے کوئی مفید سبق حاصل کریں ؟

(اور مفید سبق یہ ہے کہ وید وں کے پرانے قصوں کو چھوڑ دیں - نیوگ کی گندگی پر لعنت بھیجیں خالق کو سب شئے کا خالق اور سب کا مالک مانیں اور توبہ قبول کرنیوالا مانیں اور اس خالق کے رسول پر ایمان لائیں جو انکو سیکڑوں ہزاروں نشان دکھا چکا ہے تب دین اور دنیا میں راحت پائیں - ایڈیٹر بدر)

نور افشاں کی ہرزہ درائی

بجواب

بدر کی ژاژخائی

نور افشاں مورخہ ۹- جون ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں ایک سیاہ لیلے نے منشی محمد افضل صاحب مرحوم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی ہمدردی انکے اور اس کے اہل وعیال کے ساتھ نہیں کی گئی۔ جواب دینے سے پیشتر میں یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ نامہ نگار نور افشاں کا اس بات کے ساتھ کیا تعلق۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یا نادان لیلے نے عشاء ربانی پینے کے بعد اس مضمون کو شروع کیا ہوگا کیونکہ اس میں سے حمق اور ناعاقبت اندیشی کی بو آرہی ہے۔ اور یا منشی محمد افضل صاحب مرحوم کے گھر میں ایک مسیحی عورت تھی۔ شاید اسی ناراضگی سے نامہ نگار صاحب کی طبیعت میں جوش پیدا ہو رہا ہے۔ بہر حال دونوں حالتوں میں سے ایک تو ضرور ہے۔ مگر نادان یسوعی لیلے کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے بناوٹی خداوند کی ہمدردی کی حقیقت ہمیں خوب معلوم ہے۔ اگر یہی طریقہ استدلال درست ہے۔ تو انجیلوں سے یسوع مسیح کی بیدردی اور بے رحمی کا فوٹو ملسکتا ہے۔ اس پر بھی عیسائی صاحبان توجہ کریں دنیا کے ساتھ اس نے ایسی ہمدردی کی۔ کہ آجتک ٹمپرنس سوسائیٹی دور رہی ہے۔ قانائے گلیل میں ایسی شراب بنائی نہ ہی بنائی۔ بلکہ پی پلائی یورپین بھیڑیں اس کی پیروی میں سر تا پا ... ... غرق شراب ہوگئیں۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ خدا صاحب کی مادر مہربان بھی اُسی مجلس میں تھی۔ کھیت چرنے کی ایسی عادت تھی۔ کہ بلا اجازت بالیں توڑ توڑ کھانے لگا۔ غریب زمینداروں کے ساتھ ایسی ہی ہمدردی چاہیئے۔ لوگوں کے مالوں کی وقعت اس کی نظر میں اتنی تھی۔ کہ سوروں کا ایک گروہ کراڑے پر سے دریا میں ڈالدیا۔ خدا جانے کتنے گھرانوں کا رزق تباہ کر دیا۔ ہیکل میں لوگوں کی اشیاء پر ہاتھ مارا۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ نرمی وحلم سے ان کو منع کیا جاتا۔ اب لیلہ صاحب ہی بتلائیں کہ جس کے ہاتھ میں کوڑا ہو۔ کیا وہ ہمدرد کہلا سکتا ہے۔ والدین کے حقوق کی تمام دنیا قائل ہے۔ مگر خداوند یسوع مسیح نے بارہ سال کی عمر میں ہی انہیں جھڑکنا شروع کردیا۔ خوب ہمدردی ہے۔ دعوی خدائی سے دنیا کو دہریہ بنایا۔ اور کئی کروڑ انسان کو سچے حی وقیوم خدا سے برگشتہ کرکے ایک گلی سڑی تعلیم کا معتقد بنانے کی کوشش کی۔ جس میں عمل کا نشان تک نہیں نامہ نگار کے خداوند کی تو یہ حالت تھی۔ اب شاگردوں کی ہمدردی

باقی

کا حال سن لیجئے۔ کہ پطرس نے تو تین دفعہ خداوند اپنے کا انکار کرکے لعنت پر لعنت بھیجی۔ مصیبت کے وقت میں سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ کیا آج کل کے مسیحی یسوع کے زمانہ کے معتقدوں سے زیادہ ایماندار ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی ہمدردی خلق خدا کے ساتھ کیا ہوگی۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ عموماً مشنری کی ظاہر ہمدردی کے نیچے کچھ نہ کچھ شرارت مخفی ہوتی ہے۔ کیا کوئی گمان کر سکتا ہے کہ مسیحی اگر کوئی ہمدردی کی تدبیر یا تدابیر لیتے کرتے ہیں۔ کہ اس میں ان کی کوئی غرض اپنی پنہاں نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے احکام کی بجا آوری مقصود ہوتی ہے نہیں! نہیں!! اس ہمدردی کے جامہ کے نیچے مذہبی اشاعت پوشیدہ ہوتی ہے۔ ذرا مشن اسکولوں۔ مشن ہسپتالوں وغیرہ کو دیکھ لیجئے۔ اصل غرض کیا ہے۔ وہی نکمی جھوٹی تعلیم۔ ہاں اپنی مطلب برآری کے لئے سو سو جتن کرتے ہیں۔ اور یہ ہمدردی بھی ایک جتن ہے۔ جو اس حالت میں مخفی نہیں رہتی۔ بلکہ دغا فریب کا رنگ اختیار کرلیتی ہے۔ نامہ نگار مذکور کی ہمدردی بھی چند روپیہ ہوں گے۔ ذرا ایک مہینہ تنخواہ نہ ملے۔ تو ہمدردی کا پتہ لگ جاوے۔ کہ پطرس کی مانند خداوند پر لعنت بھیجتا ہوا اپنے وطن کو واپس سدھارے۔ اے نادان سن!" جس پیالہ سے تو ناپتا ہے۔ اسی سے تیرے لئے ناپا جائیگا"۔

مسیحوں کا پرانا نیاز مند

عبد الحق- بی- اے- ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام- قادیان

مورخہ ۱۳- جون ۱۹۰۵ء

بقیہ تازہ اخبار

تار خبر از لنڈن ۱۸- جون ۱۹۰۵ء جاپانیوں نے روسیوں کو مقام لباڈیگ وہنگ واقعہ منچوریا سے نکالدیا ۶ گھنٹہ لڑائی رہی بڑی لڑائی ہوئی روسی بہت مارے گئے جاپانی مقتولوں اور زخمیوں کی تعداد ۱۶۵ ہے

روسی اپنی فوج کے واسطے کمک بھیج رہے ہیں۔

روسی فوجیں ہیضہ اور پیچش کی بیماری پڑی ہوئی ہے ۹۷۰۰۰ بیمار ہے۔ ایک سو روز مرتا ہے

ایضاً ۱۹- جون ۱۹۰۵ء زار روس نے بیان کیا ہے کہ میں ایک قومی کونسل بنانے کے فکر میں ہوں۔

" فرانسیسی لوگوں نے سلطان مراکو کو سامان جنگ دینا بند کر دیا ہے جس سے سلطان بہت ناراض ہو رہا ہے

۱۸- جون۔ کلکتہ میں سخت آندھی آئی۔ بڑے بڑے درخت سرنگوں ہوگئے۔

۱۹- جون۔ سملہ میں آندھی اور بارش کا سخت طوفان آیا بہت مکانوں کی چھتیں گر گئیں۔ ایک بڑا ہوٹل تھا اس کی چھت صاف اڑ گئی بعض چھتیں اور شہتیر اڑ کر دور دور جا پڑے قریب کے گاؤں میں بھی بہت نقصان ہوا۔

طاعون- سر آرتھر اپنی مشہور کتاب کے صفحہ ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ اعلیٰ درجہ کے غلیظ اور ناصاف تھے مگر انکو بزمانہ طاعون کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا ان کے محلہ اور پڑوس میں پلیگ رہی مگر وہ محفوظ رہے ایک شخص کے دو بچے پلیگ سے فوت ہوئے مگر انکی بیوی کو جو یقینی طور پر بے احتیاط تھی پلیگ لاحق نہ ہوا۔ (الشفاء) طاعون کا کیا اختیار ہے وہ تو ایک حکم کا پابند ہے جہاں حکم خداوندی ہوتا ہے وہاں اپنا کام کرتی ہے۔

آندھی- علاقہ مدراس میں ایک جگہ اس زور کی ہوا چلی کہ ریل گاڑی چلتی چلتی اوندھی گر پڑی- الاماں۔

مسلمانان روس- ہمارے واسطے گورنمنٹ انگریزی کی شکر گذاری کے بڑے بڑے موقع ہیں کسی سلطنت میں مسلمانوں کو ایسی مذہبی آزادی حاصل نہیں جیسی کہ ہندوستان میں ہے۔

نیا آلہ- ایک سائنس داں نے حال میں ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جو کام کرتے ہوئے انگلیوں کی حرکت کا شمار بتاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کرکے کام کرنے سے شمال ومغرب کی جانب منہ رکھنے کی نسبت ۲۵ فیصدی کام زیادہ ہوتا ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ کرۂ زمین بجائے خود ایک زبردست مقناطیس ہے جو مغرب سے مشرق کیطرف حرکت کرتا رہتا ہے۔

آمد مسیح- جنوبی ہند میں کچھ پرانے عیسائی رہتے ہیں جو خود عیسائیوں کے ساتھ شادی وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکھنا گناہ جانتے ہیں- یہ لوگ ۴۵ عیسوی میں ہندوستان میں آئے تھے- غالباً یہ ان لوگوں میں سے تھے جو واقعہ صلیب کے بعد یسوع کے ساتھ ہوئے اور پھر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیل گئے ان میں ایک بزرگ تھوما نام ہوئے ہیں جنھوں نے پیشگوئی کی تھی کہ ۱۸۹۳ء میں مسیح کی آمد ہوگی تھوما صاحب تو ۱۸۹۳ء سے پہلے ہی فوت ہو گئے مگر انکی بات پوری ہوگئی- یعنی مسیح موعود دنیا میں نمودار ہوگیا کاش کہ عیسائی صاحبان اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جسکو خداوند خداوند کہتے تھے اب اس کا انکار کرکے جہنم میں نہ گریں جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

تحقیقات امراض- ہندوستان میں امراض کی تحقیقات کے واسطے اور امراض کے روکنے کیواسطے مناسب سامان مہیا کرنے کے لیے گورنمنٹ ہند نے ایک محکمہ کسولی میں قائم کیا ہے اور ڈاکٹر سیمپل صاحب اُس کے ڈائرکٹر مقرر کیے گئے ہیں۔

جاپانی زبان- سیکھنے کے واسطے ہر سال دو افسر انگریزی فوج کے جاپان بھیجا کرینگے- اب جاپانی زبان بھی معزز اور ضروری سمجھی گئی ہے۔

تثلیث یورپ کا اختراع اور افترا ہے

سچ ہے کہ سچ چھپ نہیں سکتا۔ اور جھوٹ پر خواہ کتنا ہی کوئی ملمع کرے۔ اور بناوٹ سے کتنی ہی کوئی باتیں بنائے۔ آخر سچی بات کسی نہ کسی وقت منہ سے نکل ہی جاتی ہے۔ کلکتہ کا عیسائی اخبار اپی فینی ایک بڑا لمبا آرٹیکل اس بات کے ثبوت میں لکھنے بیٹھا ہے۔ کہ مسئلہ تثلیث درست ہے۔ اور اپنے مضمون کی تمہید اس طرح باندھتا ہے۔ کہ جب ایشیائی لوگوں کے آگے یورپ کی دینی صداقتیں رکھی جائیں۔ تو ان کو لازم ہے۔ کہ تین احتیاطیں اپنے دل میں یاد رکھیں۔ تین احتیاطوں کی نئی تثلیث کا بوجہ تو جانے دو۔ پہلے تو ہم اسی پر حیران ہیں۔ کہ عیسائی صاحبان تثلیث کا بانی یسوع مسیح کو قرار دیتے ہیں اور پھر اس کو یورپ کی دینی صداقت کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد شاید پادری صاحبان اس مضمون کو لکھتے وقت یہ بات بھول گئے ہیں۔ کہ ان کے خداوند یسوع مسیح اہل یورپ نہ تھے بلکہ اہل ایشیاء تھے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بھولے نہیں۔ بلکہ سادگی سے یہ بات منہ سے نکل گئی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ تثلیث مسیح کا مذہب نہ تھا۔ بلکہ یہ اخلاق کا تباہ کنندہ عقیدہ یورپ میں بنایا گیا تھا۔ اور اس کی ابتدا مسیح سے تین سو سال بعد ہوئی۔ اس جگہ مجھے ایک گفتگو یاد آئی ہے۔ جو ایک کالج کے فلاسفر عیسائی انگریز اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ایک شاگرد مسلمان کے درمیان ہوئی

مسلمان شاگرد۔ آپ یورپین لوگ ایسے دانا اور فلاسفر مشہور ہیں۔ یہ تثلیث کا خلاف عقل مسئلہ آپ لوگوں نے کس طرح مان لیا۔ ذرا ہمیں بھی سمجھا دیجئے

فلاسفر انگریز پروفیسر۔ ایشیائی دماغ اس قابل نہیں کہ ایسے دقیق اہم مسئلہ کو سمجھ سکے

مسلمان شاگرد۔ مسیح تو خود ایشیائی تھا۔ اگر ایشیائی دماغ ایسا ہی ناقص ہے۔ تو خود تثلیث کا موجد ایک ایشیائی کس طرح سے بن سکا؟ اس کا جواب پروفیسر صاحب کو کچھ نہ آیا اور شرمندگی کو دور کرنے کے لئے ہنس کر خاموش ہو رہے

یہی بات لنڈن اکسفورڈ کے مشنریوں نے اپنی اخبار میں تحریر کی ہے۔ اور یورپ کی تثلیث کا تحفہ ہندوستان کے سامنے پیش کیا ہے ہم اس کے جواب میں ناقص دماغ کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اور تثلیث کا تحفہ یورپ کے کامل دماغوں کو بہزار رنگ واپس کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ جس دماغی کمال کی ڈگری کے واسطے تثلیث کا اعتقاد ضروری ہے۔ اس پر ہم کو اپنی ناقص دماغی ہزار درجہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ مگر افسوس یہی کہ یورپ امریکہ کی اخباروں اور کتابوں کے پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی یہ کمال دماغی انہیں لوگوں تک محدود رکھا جا رہا ہے۔ جو ملکی اور فوجی خدمات کے ناقابل سمجھے جا کر ناچار پادری پنے کا کام اختیار کرتے ہیں اور مجبوراً گلے پڑا ڈھول بجاتے ہیں

بڑے بڑے علماء اور فضلا نے تثلیثی کمال کے بارگران کو سر سے پھینک دیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ رفتہ رفتہ سب ایسا ہی کریں گے

رسید زر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
یکم جون ۱۹۰۵ء	۲۶۰	شیخ امام بخش صاحب	شاہجہانپور	عا/
״ ״	۱۴۷	محمد بخش صاحب فیروزپور	خیراگلی	عا/
״ ״	۲۷۶	عبد الکریم صاحب	پوڑہ پاتوالی	عہ/
۶ جون ۱۹۰۵ء	۵۸	راجہ ہری پرشاد صاحب	حیدرآباد دکن	عا/
״ ״	۳۲	ڈاکٹر محمد ہاشم صاحب	بلوچستان	عا/
״ ״	۱۷۱	امام خان صاحب	کامل پور	عا/
״ ״	۲۱	مولوی محمد صاحب	مرزنگ	عا/
۷ جون ۱۹۰۵ء	ع	محمد جعفر خان صاحب	منڈہ	عا/
״ ״	ع	محمد اکرم بیگ صاحب	گلستان	عا/
״ ״	۳۰۶	منشی محمد الدین صاحب	حافظ آباد	[illegible]
۸ ״ ״	۷۵۰	شیخ حسین صاحب	حیدرآباد	عا/
۱۰ ״ ״	۷۹۴	محمد داؤد صاحب	تیماپور	عا/
״ ״ ״	ع	برکت علی صاحب تسمہ بحساب نبی بخش	دہلی	عا/
۱۲ ״ ״	ع	تاج الدین صاحب	جنڈیالہ	عا/
۱۵ ״ ״	ع	نام کوپن میں نہیں ہے		عہ/
״ ״ ״	۸۹۶	گلن خان صاحب	راج پور	عا/

ایک روپیہ کس کا ہے؟ ۱۴۔ جون ۱۹۰۵ء کو ہمیں ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ملا ہے۔ بھیجنے والے نے اپنا نام کوپن پر نہیں لکھا۔ صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ میں غریب آدمی ہوں۔ براہ مہربانی اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرما دیں

درخواست دعا

نماز جنازہ۔ برادر مولا بخش صاحب نائب محافظ دفتر سیالکوٹ درخواست کرتے ہیں۔ کہ چودھری غلام حسین صاحب خلف الرشید چودھری امین بخش صاحب ۱۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑھیں

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے ضرور آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے نمبر ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

مینجر بدر

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے آخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو ملگیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵۔ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر۔ پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا

مینجر بدر۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	عہ	للعہ	عا
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ضمیمہ بحساب ؍ سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا + ضمیمہ بھجوانے کیلئے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۱۵۔ جون ۱۹۰۵ء۔